# کام لینے میں رکاوٹ بننے والے کو رقم دے کر ہٹانا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا کام گارمنٹس کا ہے۔ ہمارے شعبے میں مختلف کمپنیوں سے بچوں اور بچیوں کے سوٹ تیار کرنے کا ٹھیکہ لیا جاتا ہے۔ صورتحال یوں ہوتی ہے کہ مثال کے طور پر کسی کمپنی نے زید کو ایک کام کا ٹھیکہ دینے کا ارادہ کیا، جب زید اس کمپنی کو ریٹ دینے لگتا ہے تو مارکیٹ میں موجود دوسرا ٹھیکے دار، مثلاً بکر اس کے راستے میں رکاوٹ بنتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ یہ ٹھیکہ مجھے زید سے کم ریٹ پر مل جائے، اس موقع پر زید، بکر سے یہ معاملہ طے کرتا ہے کہ تم اس ٹھیکے سے دستبردار ہو جاؤ اور مزید رکاوٹ پیدا نہ کرو، بدلے میں، میں تمہیں ڈھائی لاکھ یا پانچ لاکھ روپے (ٹھیکے کی نوعیت اور مالیت کے حساب سے) ادا کردوں گا، بکر یہ رقم لے کر خاموش ہو جاتا ہے۔

پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس طرح رقم لینا شرعاً جائز ہے؟ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

## جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس طرح رقم لینا جائز نہیں، وہ رقم رشوت ہے، جو کہ سخت ناجائز و حرام ہے، کیونکہ یہاں جو رقم دی جا رہی ہے، وہ کسی چیز کے بدلے میں نہیں دی جا رہی، بلکہ صرف اپنا کام بنانے کیلئے دی جا رہی ہے، تاکہ وہ ٹھیکہ صرف مجھے ملے، دوسرا نہ لینے پائے اور جو رقم محض اپنا کام بنانے کیلئے کسی کو دی جائے، وہ رشوت ہوتی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَتَرٰى كَثِیْرًا مِّنْهُمْ یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(۶۲)﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور تم ان میں سے بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور زیادتی اور حرام خوری کے کاموں میں دوڑے جاتے ہیں۔ بیشک یہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں۔ (القرآن الکریم، پارہ 6، سورۃ المائدۃ، آیت 62)

موطا امام محمد میں ہے، والعبارة بین الھلالین من التعلیق الممجد: ”عن سليمان بن يسار: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يبعث عبدالله بن رواحة فيخرص بينه وبين اليهود، قال: فجمعوا حليا من حلي نسائهم، فقالوا: هذا لك، وخفف عنا، وتجاوز في القسمة، فقال: يا معشر اليهود، والله إنكم لمن أبغض خلق الله إلي، وما ذاك بحاملي أن أحيف عليكم، أما الذي عرضتم (أي أحضرتم عندي لتخفيف القسمة) من الرشوة فإنها سحت و إنا لا نأكلها (ای لحرمتها)، قالوا: بهذا قامت السموات والأرض“ ترجمہ: سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو (خیبر) کے یہودیوں کے پاس بھیجتے تاکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہودیوں کے درمیان کھجوروں کی پیداوار کا اندازہ لگائیں (یعنی تقسیم کا حساب کریں) کہتے ہیں کہ یہودیوں نے اپنی عورتوں کے زیورات جمع کرکے ان کے سامنے پیش کیے اور کہا: یہ آپ کے لیے ہے، (بس) ہمارے حصے میں کمی کردیں اور تقسیم میں چشم پوشی سے کام لیں۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یہود کے گروہ! اللہ کی قسم! تم لوگ مجھے اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسند ہو، لیکن یہ بات مجھے تم پر ظلم کرنے پر آمادہ نہیں کرے گی۔ رہی وہ چیز جو تم مجھے تقسیم میں چشم پوشی اور تخفیف کیلئے دینا چاہتے ہو تو وہ رشوت ہے، جو کہ سُحت یعنی حرام مال ہے، اور ہم اسے حرام ہونے کی وجہ سے نہیں کھاتے۔ یہودیوں نے کہا: اسی (انصاف) کی وجہ سے آسمان وزمین قائم ہیں۔ (الموطا للامام محمد مع التعلیق الممجد، ج 03، ص 310، دار القلم، دمشق)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: ”لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الراشی و المرتشی“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے اور دینے والے پر لعنت فرمائی۔ (سنن ابوداؤد، کتاب القضاء، باب فی کراھیۃ الرشوۃ، ج 2، ص 148، مطبوعہ لاھور)

بحر الرائق میں ہے: ”وفي المصباح الرشوة بكسر الراء ما يعطيه الشخص للحاكم وغيره ليحكم له أو يحمله على ما يريد۔۔ وذكر الأقطع أن الفرق بين الهدية والرشوة أن الرشوة ما يعطيه بشرط أن يعينه والهدية لا شرط معها“ ترجمہ: اور مصباح میں ہے کہ رشوت راء کے کسرہ کے ساتھ اس چیز کا نام ہے، جو آدمی حاکم یا اس کے غیر کو دے تاکہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کردے یا وہ چیز اسے ابھارے اُس کام پر، جو رشوت دینے والا چاہتا ہے، اور امام اقطع علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ہدیہ اور رشوت میں فرق یہ ہے کہ رشوت وہ مال ہے، جو اس شرط کے ساتھ دیا جائے کہ

رشوت لینے والا رشوت دینے والے کی کسی معاملے میں مدد کرے گا اور ہدیہ وہ مال ہے جس کے ساتھ کوئی شرط نہ ہو۔ (البحر الرائق، ج05، ص285، دار الکتاب الاِسلامی)

فتاوی رضویہ میں ہے: "وزن کشی کے ٹھیکہ سے اگر یہ مراد ہے کہ "تولا" کچھ روپے زمیندار کو دے کہ اس سال گاؤں بھر کی "راسیں" وہی تولے دوسرا نہ تولنے پائے، اور وہ ہر کاشت کار سے اپنے تولنے کی اجرت لے تو یہ محض حرام، اور وہ روپیہ جو زمیندار کو دیا، نِری رشوت ہے۔ اور دوسرے کو تول سے ممانعت محض ظلم ہے۔ اس کی نظیر اسٹیشن پر سودا بیچنے کا ٹھیکہ ہے کہ بیع تو اس میں اور خریداروں میں ہوگی، یہ ریل والوں کو روپیہ صرف اس بات کا دیتا ہے کہ میں ہی بیچوں، دوسرا نہ بیچنے پائے، یہ شرعاً خالص رشوت ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج19، ص559، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**مجیب:** مفتی محمد قاسم عطاری

**فتوی نمبر:** HAB-0624

**تاریخ اجراء:** 23صفر المظفر1447ھ/18اگست2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net